فقہی قواعد کا ارتقاء

ڈاکٹر جمیل الدین عطیہ

ترجمہ: عتیق احمد

پہلی بحث: عہد بہ عہد تبدیلیاں:

ا۔ فقہ اسلامی اور عہد بہ عہد اس کی ترقی پر جس شخص کی نظر ہے وہ بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ فقہی قواعد اولاً زبان رسالت سے صادر ہوئے، اور آپؐ ہی کے بیان کردہ قواعد کی روشنی میں فقہاء نے اس میدان میں قدم آگے بڑھایا، آپ کے جو جامع اقوال ہیں ان میں ایسے فقہی کلمے بھی ہیں جو آپ نے نئی پیش آمدہ صورت یا واقعہ کے بارے میں ارشاد فرمائے، مثال کے طور پر آپؐ نے یہ قاعدہ بیان کیا کہ ''الخراج بالضمان'' (نفع ذمہ داری کے اعتبار سے ہوتا ہے) ''لاَ ضَرَرَ وَلاَ ضِرَارَ'' (اسلام میں نہ نقصان اٹھانا ہے اور نہ نقصان پہنچانا) یا ''طالب الولایۃ لایولی'' (ولایت وعہدہ طلب کرنے والے کو عہدہ نہیں سونپا جاتا)

اس طرح کی دوسری احادیث نبویہ جو قواعد کی شکل میں وارد ہوئی ہیں اس ضمن میں آتی ہیں:

ایسا نہیں ہے کہ قواعد وضع کرنے کا یہ کام یک بیک ایک ہی زمانہ میں کچھ فقہاء کے ہاتھوں مکمل ہو گیا ہو بلکہ اس کے مفاہیم ونقوش اور انہیں الفاظ کے قالب میں ڈھالنے کا عمل تدریجی طور پر مختلف فقہی ادوار میں مختلف مذاہب کے ائمہ وفقہاء کے ہاتھوں ہوتا رہا ہے مثلاً ایک قاعدہ ہے ''الاجتہاد لاینقض بالاجتہاد'' (ایک اجتہاد کسی دوسرے اجتہاد سے نہیں ٹوٹتا) اس قاعدہ کی اصل صحابہ کرامؓ کا وہ اجماع ہے جسے ابن الصباغ نے نقل کیا ہے اور حضرت عمرؓ کا یہ ارشاد ہے ''ذلک علی ما قضیت وھذا علی ما نقضی'' (وہ مسئلہ اسی طرح تھا جس طرح میں نے فیصلہ کیا تھا اور یہ مسئلہ اسی طرح ہے جس طرح ہم فیصلہ کریں گے) اس اصل کی علت یہ ہے کہ دوسرا اجتہاد پہلے اجتہاد کے مقابلہ میں زیادہ قوی نہیں ہے اگر دوسرے اجتہاد کی وجہ سے پہلا اجتہاد ٹوٹ جایا کرے تو پھر تو کوئی حکم بھی ثابت و برقرار نہیں رہ پائے گا اور اس صورت حال سے مشقت شدیدہ لاحق ہوگی یعنی جب پہلا حکم توڑ دیا جائے گا تو اس کا توڑنے والا حکم بھی کسی دوسرے حکم سے ٹوٹے گا اور اس طرح سلسلہ چلتا رہے گا۔

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

علماء کے درمیان متداول ہو کر اور کبار فقہاء کے ہاتھوں تجزیہ و استدلال کے انداز میں قلمبند ہو کر ان قواعد میں سے اکثر قواعد نے موجودہ شکل اختیار کی اور الفاظ کے قالب میں ان کی آخری تعبیر انجام پائی، فقہائے احناف میں سے طبقۂ اولیٰ کے فقہاء نے سب سے پہلے ان قواعد و مبادی کو الفاظ کے سانچہ میں ڈھالا اور انہیں سے دوسرے مذاہب کے فقہاء نے یہ قواعد نقل کئے، لہٰذا فقہائے احناف کو اس میدان میں سبقت حاصل ہے۔

۲۔ سیوطی، اور ابن نجیم کے ذکر کے مطابق امام محمد بن سفیان ابو طاہر دباسؒ (جو فقہاء عراق کے امام تھے) سب سے قدیم شخص ہیں جن سے مذہب فقہی کے بعض قواعد روایت کئے گئے ہیں، انہوں نے امام ابو حنیفہؒ کے مذہب کے سترہ اہم قواعد کو جمع کیا تھا۔ (۱)

فقہاء احناف میں سے قواعد فقہیہ پر تصنیف کرنے والوں میں عبیداللہ بن حسن بن دلال بن دلہمؒ ہیں (متوفی ۳۴۰ھ) جو ابوالحسن کرخیؒ کے نام سے مشہور ہیں، انہوں نے ان اصولوں کے بیان میں جن پر فقہ حنفی کی فروعات کا مدار ہے ایک خاص رسالہ تصنیف کیا، امام نجم الدین ابوحفص عمر بن احمد نسفی (متوفی ۵۳۷ھ) نے اس رسالہ پر کام کیا اور رسالہ میں مذکورہ اصول و قواعد کی توضیح کے لئے ان کی مثالیں اور نظائر ذکر کئے، ظاہر ہے کہ امام کرخی نے دباس ہی کے بیان کردہ قواعد کو حاصل کیا اور ان پر مزید کچھ اضافے کئے، اور اس طرح انتیس قاعدوں پر مشتمل یہ مجموعہ سامنے آیا، (یہ رسالہ تاسیس النظر للدبوسی کے ساتھ چھپ چکا ہے)

۴۔ محمد بن حارث بن اسد خشنی (متوفی ۳۶۲ھ) نے اپنی کتاب ''اصول الفتیا'' میں کچھ قواعد اور نظائر و کلیات شامل کئے ہیں۔ (۲)

۵۔ اسی طرح فقہاء احناف میں سے قاضی ابو زید عبداللہ بن عمر بن عیسیٰ دبوسی (متوفی ۴۳۰ھ) نے بھی قواعد پر کتاب لکھی ہے (''دبوسیہ'' بخاری اور سمرقند کے درمیان واقع ایک بستی کا نام ہے اسی کی طرف امام دبوسی کی نسبت ہے)

۱۔ الاشباہ والنظائر: سیوطی، ص ۸، ۱۱۳۔ الاشباہ والنظائر: ابن نجیم، ص ۱۵۔۱۶، ڈاکٹر تیسیر فائق کی تحقیق زرکشی کی کتاب المنثور فی القواعد پر ص ۱۷۔۲۰۔

۲۔ جامعہ ام القریٰ کے مرکز البحث العلمی واحیاء التراث الاسلامی کے کتب خانہ میں یہ کتاب مخطوطہ کی شکل میں موجود ہے نمبر ۱۵۰، فقہ مالکی، فوٹو آفسٹ۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ: امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

ان کی تصنیفات میں ایک کتاب اختلاف الفقہاء کے موضوع پر ہے، کتاب کا نام ہے ''تاسیس النظر'' اس کتاب کو آٹھ قسموں پر تقسیم کیا گیا ہے جن میں امام ابو حنیفہؒ کا ان کے اصحاب کے ساتھ اجتماعی طور پر اور علیحدہ علیحدہ اختلاف ذکر کیا گیا ہے۔ ان آٹھ قسموں کے ساتھ ایک اور قسم ملحق کی گئی ہے جس میں متفرق اختلافی مسائل کے اصول ذکر کئے گئے ہیں۔

دبوسی نے اپنی اس کتاب میں فروعات کو اصول کی جانب پھیرنے کی رعایت تو کی ہے لیکن اس میں فقہی ابواب کی ترتیب ملحوظ نہیں رہی، بلکہ ان کے ذکر کردہ فروعات مختلف ابواب فقہ سے متعلق ہوتے ہیں مصنف نے اس بات کا التزام نہیں کیا ہے کہ ہر ہر قاعدہ کی فروعات فقہ کے کسی متعین باب سے تعلق رکھتے ہوں۔

اسی طرح دبوسی اصولی مسائل اور فقہی قواعد کو اس انداز سے ذکر نہیں کرتے کہ ان اصول وقواعد کیلئے استدلال کریں اور اصولوں کی بنیاد جس حکمت یا علت پر ہے اس کی تائید کریں بلکہ اکثر و بیشتر استدلال کئے بغیر صرف مسئلہ یا قاعدہ ذکر کرتے ہیں گویا کہ ان کے نزدیک وہ مسائل واصول مسلمات میں سے ہیں(۱) قواعد کی تعداد دبوسی کے یہاں ۸۶ ہوگئی ہے، یہ کتاب شائع ہو چکی ہے۔

۶۔ فقہاء شافعیہ میں سے جن لوگوں کو قواعد فقہیہ اور فقہی فروع کو قواعد کی طرف لوٹانے میں یدطولیٰ حاصل ہے ان میں سے قاضی حسین ابو علی حسین بن محمد بن احمد مروزی (متوفی ۴۶۲ھ) ہیں، انہوں نے فقہ شافعی کو چار قاعدوں کی طرف لوٹایا ہے۔(۲)

۷۔ فقہاء شافعیہ میں سے قواعد پر قلم اٹھانے والوں میں امام عزالدین بن عبدالسلام (متوفی ۶۶۰ھ) ہیں پیچھے ان کی طرف اشارہ گزر چکا ہے، آئندہ بھی ان کی آراء تفصیل سے ہم ذکر کریں گے۔

۸۔ امام قرافی مالکی (متوفی ۶۸۴ھ) نے قواعد کے درمیان باہمی فرق کے موضوع پر کتاب لکھی ہے، اس کتاب کا تفصیلی جائزہ ''الفروق'' کی بحث میں لیا جائے گا۔

۹۔ محمد بن ابراہیم بقوری (متوفی ۷۰۷ھ) نے ''ترتیب فروق القرافی'' لکھی ہے، جیسا کہ نام سے ظاہر ہے امام قرافی کی ''فروق'' کو انہوں نے مرتب کیا ہے، اس کے قواعد و مسائل کی

۱۔ تخریج الفروع پر ڈاکٹر ادیب کی تحقیق، ص ۱۸، ۱۹، المنثور پر ڈاکٹر تیسیر کی تحقیق، ص ۲۰، ۲۱۔

۲۔ ڈاکٹر تیسیر ص ۱۷، ۱۸، ۲۵، شرح القواعد الخمس لعبد اللطیف بن علی سویدان الشافعی (مخطوطہ مکتبہ ازہر)

☆ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۶۴ ہجری اور سن وصال ۲۴۱ ہجری ہے ☆

تلخیص کی، بعض جگہوں پر نقد کیا ہے کچھ مناسب قواعد کا اضافہ کیا ہے، اور اسے اس طرح مرتب کیا ہے، کلی قواعد، نحوی قواعد، اصولی قواعد اور فقہی قواعد کو ابواب فقہ کی ترتیب پر بیان کیا ہے۔(۱)

۱۰۔ شیعہ امامیہ جعفریہ میں سے بظاہر سب سے پہلے علامہ الحلی (متوفی ۷۲۶ھ) نے قواعد پر کتاب لکھی کتاب کا نام ہے "القواعد" (۲)

۱۱۔ ابوعبداللہ محمد بن محمد بن احمد مقری مالکی (متوفی ۷۵۸ھ) نے "القواعد" کے نام سے کتاب لکھی ابواب فقہ کی ترتیب سے بارہ سو قواعد ذکر کئے ہیں، اس کتاب کی قسم عبادات جس کے قواعد کی تعداد ۴۰۴ ہے اس کی تحقیق احمد بن عبداللہ بن حمید نے کلیۃ الشریعہ جامعہ ام القریٰ سے ڈاکٹریٹ کے مقالہ کے طور پر کی ہے۔

۱۲۔ محمد بن یوسف بن مطہر الحلی (متوفی ۷۷۱ھ) جو فخر المحققین کے نام سے مشہور ہیں اور علامہ الحلی کے صاحبزادہ ہیں ان کی کتاب ہے "ایضاح الفوائد فی شرح مشکلات القواعد" (۳)

۱۳۔ فقہاء امامیہ میں سے شہید اول جمال الدین محمد بن مکی جزینی عاملی (متوفی ۷۸۶ھ) کی کتاب ہے "القواعد والفوائد" یہ کتاب شائع ہو چکی ہے، اس میں تین سو سے زائد قواعد جمع کئے گئے ہیں۔(۴)

۱۴۔ بدرالدین ابوعبداللہ محمد بہادر بن عبداللہ زرکشی (متوفی ۷۹۴ھ) کی کتاب "المنثور فی القواعد" ہے ڈاکٹر تیسیر فائق نے اس کی تحقیق کی ہے اور کویت کی وزارت اوقاف نے یہ کتاب شائع کی ہے، ہم کچھ آگے چل کر اس پر تفصیلی گفتگو کریں گے۔

۱۵۔ حنابلہ میں سے عبدالرحمٰن بن احمد بن رجب بن عبدالرحمان بن حسین بن محمد ابوالبرکات مسعود زین الدین بن نقیب اسلامی بغدادی ثم دمشقی (متوفی ۷۹۵ھ) نے "القواعد" کے نام سے کتاب لکھی ہے، اس کے متعلق بھی ہم آگے تفصیل سے گفتگو کریں گے۔

۱۶۔ مقداد بن عبداللہ سیوری حلی (متوفی ۸۲۶ھ) کی کتاب ہے "نضر القواعد الفقهية علی

۱۔ مخطوطہ دار الکتب الوطنیہ، تونس نمبر ۱۲۲۹۸، نمبر ۱۴۹۸۲۔

۲۔ آیۃ اللہ مرتضیٰ مطہری شہید، الاسلام و ایران، ج ۲، ص ۹۲۔۹۳۔

۳،۴۔ مطہری شہید: الاسلام و ایران، ج ۳، ص ۹۲۔۹۳۔

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

مذهب الامامية " انہوں نے اس کتاب میں شہید اول کی کتاب "عدو الفوائد" کی ترتیب و تہذیب کی ہے یہ کتاب بھی شائع ہو چکی ہے اور متداول ہے۔

۱۷۔ یوسف بن عبدالہادی المقدس الحنبلی (متوفی ۹۰۹ھ) کی کتاب ہے "معنی ذوی الافهام عن الكتب الكثيرة فی الاحكام" مصنف نے اس کے اخیر میں ۷۶ قواعد فقہیہ ذکر کئے ہیں۔(۱)

۱۸۔ احمد بن یحیٰ دنشریسی (متوفی ۹۱۴ھ) کی کتاب "ایضاح المسالک الی قواعد الامام مالک" کے نام سے ہے، اس میں ۱۰۸ فقہی قواعد دقیق فقہی اسلوب میں ڈھالے گئے ہیں، مذکورہ سارے قواعد اختلاف قواعد کی قبیل سے ہیں۔(۲)

۱۹۔ فقہاء امامیہ میں سے محقق کرکی شیخ علی بن عبدالعالی (متوفی ۹۳۷ھ) نے جامع المقاصد فی شرح القواعد" کے نام سے علامہ الحلی کے قواعد کی شرح لکھی ہے۔(۳)

۲۰۔ عبدالوہاب شعرانی شافعی (متوفی ۹۷۳ھ) کی "المقاصد السنية فی القواعد الشرعية" کے نام سے کتاب ہے، اس میں زرکشی کے قواعد کا اختصار کیا ہے (یہ ابھی مخطوطہ ہے)۔(۴)

۲۱۔ شہید ثانی شیخ احمد العاملی (متوفی ۹۶۵ھ) کی کتاب "تمہید القواعد" ہے یہ شائع ہو چکی ہے۔(۵)

۲۲۔ بدرالدین محمد بن ابوبکر بن سلیمان البکری کی کتاب ہے۔"الاعتناء فی الفرق والاستثناء" اس کتاب کی تصنیف سے ۱۰۶۲ھ میں فارغ ہوئے تھے، اس میں چھ سو اصولی قواعد ذکر کئے ہیں اور ہر قاعدہ سے اہم فوائد کا استخراج کیا ہے۔(۶)

۲۳۔ فقہاء امامیہ میں سے شیخ بہاء الدین اصفہانی جو فاضل ہندی کے نام سے مشہور ہیں (متوفی ۱۱۳۷ھ) نے بھی علامہ الحلی کے قواعد کی شرح لکھی ہے اس کا نام ہے "كشف اللثام عن قواعد الاسلام" (۷)

۱۔ مطبوعہ شرکۃ المدینۃ للطباعۃ والنشر۔ جدہ ۱۳۸۱ھ

۲۔ مطبع فضالۃ احمدیہ (۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء) ۳۔ مطہری شہید: ج ۳، ص ۹۴، ۹۷۔

۴۔ ڈاکٹر ادیب، ص ۲۰ ۵۔ المعانی، ص ۱۰۶۔

۶۔ اس کتاب کا ایک مخطوطہ دارالکتب المصریہ میں موجود ہے، جس کا نمبر فقہ شافعی میں ۳۵ ہے، کرابیسی کی کتاب الفروق پر ملوم کا مقدمہ تحقیق، ج ۱، ص ۱۱ ۷۔ مطہری: ج ۳، ص ۹۴، ۹۷۔

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

۲۴۔ محمد ابوسعید الخادمی (متوفی ۱۱۷۶ھ) کی کتاب ہے "مجامع الحقائق" کتاب کے اخیر میں ۱۵۴ قاعدے حروف تہجی کی ترتیب سے ذکر کئے ہیں، مصنف نے خود ہی "منافع الدقائق شرح مجامع الحقائق" کے نام سے اس کی شرح لکھی ہے، یہ شرح کتاب کے ساتھ ۱۳۰۸ھ میں قسطنطنیہ سے شائع ہو چکی ہے۔ اس کی ایک دوسری مستقل شرح بھی ہے جو مصطفیٰ ہاشم کی ہے موصوف حفید قوجہ کے نام سے مشہور ہیں، اس کا نام "ایضاع القواعد" ہے۔ (۱)

۲۵۔ "مجلۃ الاحکام العدلیہ" نے ۹۹ قواعد جمع کئے ہیں جو مجلۃ الاحکام کی دفعہ نمبر ۲ سے نمبر ۱۰۰ تک پھیلے ہیں، یہ قواعد ابن نجیم اور دوسرے علماء کے قواعد سے لئے گئے، مجلۃ الاحکام العدلیہ کی شرح کرنے والوں نے اس کی دفعات کی تشریح کے ضمن میں ان قواعد کی بھی تشریح کی ہے جن میں علی حیدر اور سلیم رستم باز وغیرہ ہیں۔

۲۶۔ استاذ علی حیدر نے اپنی کتاب "ترتیب الصنوف فی احکام الوقوف" کے مقدمہ میں کچھ قواعد فقہیہ بیان کئے ہیں۔ (۲)

۲۷۔ شیخ محمود حمزہ مفتی دمشق (متوفی ۱۳۰۵ھ) کی کتاب ہے "الفرائد البھیة فی القواعد الفقھیة" یہ فقہی ابواب کی ترتیب پر ہے ۱۲۹۸ھ میں دمشق سے شائع ہوئی ہے۔

۲۸۔ محمد بن حسین مالکی مفتی مکہ (متوفی ۱۳۶۷ھ) نے "تھذیب الفروق و القواعد السنیة فی الاسرار الفقھیة" کے نام سے کتاب لکھی، یہ کتاب امام قرافی کے "فروق" کے حاشیہ پر شائع ہو چکی ہے۔

۲۹۔ شیخ محمد حسین آل کاشف الغطاء کی کتاب "تحریر المجلہ" ہے یہ کتاب "مجلۃ الاحکام العدلیہ" کی دفعات ۲ر تا ۱۰۰ر جو قواعد فقہیہ سے متعلق ہیں ان پر تعلیق ہے۔ مصنف نے مذکورہ ننانوے قواعد میں سے ۴۵ قواعد کو بنیادی اور اہم قرار دیا ہے۔ بقیہ کے متعلق ان کا خیال ہے کہ یہ مکرر ہیں یا ایک دوسرے میں داخل ہیں، یا یہ کہ ان کی کوئی ضرورت نہیں۔ انہوں نے مزید ۱۸۲ اہم قواعد کا اضافہ کیا جو ان کے خیال میں عقود، ایقاعات اور مکاسب و معاملات کے ابواب کے ستون کی حیثیت رکھتے ہیں اور اس طرح عقود، معاملات، قضاء و نذر اور یمین کے

۱۔ مطبعہ محرم آفندی بسوی ۱۳۰۳ھ، دار الطباعۃ العامرۃ استانبول، ۱۲۹۵ھ

۲۔ ڈاکٹر عافی، ص ۱۳۷، ۱۳۸۔ انہوں نے اس میں سے دس قواعد ذکر کئے ہیں۔

ابواب میں قواعد کی مجموعی تعداد ان کے نزدیک ۱۲۷ر ہو جاتی ہے اور اگر ہم ان تمام قواعد کا شمار کرنا چاہیں جو عام ابواب فقہ کا مرجع ہیں تو ممکن ہے کہ ان کی تعداد پانچ سو یا ان سے زائد ہو جائے۔(۱)

شیخ محمد حسین آل کاشف الغطاء نے فقہاء امامیہ کی کتابوں سے ''المجلہ'' پر استدراک کرتے ہوئے ۸۲ قواعد کا اضافہ کیا اور انہیں کے پہلو بہ پہلو کچھ قواعد اپنے ذہن وفکر سے ایجاد کر کے شامل کئے ہیں اگر چہ حالات نے انہیں ان قواعد کی شرح وتوضیح کا موقع نہیں دیا لیکن ناشر نے ''تحریر المجلہ'' کی پانچویں جلد کے آخر میں یہ قواعد شامل کر دیئے، ان کی تعداد ۲۳ر ہے۔(۲)

۳۰۔ شیخ احمد زرقاء (متوفی ۱۳۵۷ھ) نے شرح القواعد الفقہیۃ'' کے نام سے کتاب تصنیف کی، اس کتاب کی ترتیب احکام عدلیہ کے مطابق ہے۔ ۱۹۸۳ء میں یہ کتاب شائع ہوئی ہے۔

۳۱۔ استاذ مصطفیٰ احمد زرقاء نے اپنی کتاب ''المدخل الفقہی العام'' کی تیسری قسم کو فقہ اسلامی کے قواعد کلیہ کے لئے خاص کیا ہے۔(۹۳۹-۱۰۸۳) پھر ان کی تشریح کے ساتھ ہی ساتھ اساسی قواعد کو جن کی تعداد ان کی تقسیم کے اعتبار سے چالیس ہے فرعی قواعد سے علیحدہ کیا، فرعی قواعد کی تعداد ۵۹ ہے، موضوعات کے اعتبار سے ان قواعد کو مرتب کیا اور اساسی قواعد بیان کرنے کے ساتھ ان سے متفرع ہونے والے فرعی قواعد کو بھی ذکر کیا، نیز مزید ۳۱ر ایسے قواعد کا اضافہ کیا جن کا ان کے خیال میں ''مجلۃ الاحکام العدلیہ'' کے قواعد سے ملحق کیا جانا مناسب تھا۔ استاذ زرقاء کی رائے یہ ہے کہ فن قواعد پر تصنیف کے سلسلہ میں فقہاء مذاہب کے اہتمام کی ترتیب اس طرح ہے، پہلے احناف، پھر شوافع پھر حنابلہ پھر مالکیہ اور اخیر میں شیعہ، لیکن گزشتہ تفصیلات میں ہم نے دیکھا کہ تاریخی ترتیب میں پہلے احناف، پھر شوافع پھر مالکیہ پھر شیعہ اور اخیر میں حنابلہ تھے۔

۳۲۔ معاصر فقہاء امامیہ میں سے سید مرزا احسن موسوی بجنوری کی کتاب ''قواعد فقہیہ'' ہے جو ۱۳۸۹ھ مطابق ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی ہے۔

۳۳۔ احمد بن عبداللہ بن حمید جنہوں نے مقری کی کتاب ''قواعد'' کی تحقیق کی ہے، انہوں نے اس کے مقدمہ میں اسی موضوع کے مصنفین اور تصنیفات کا مزید تفصیل ذکر کیا ہے۔(۳)

۱۔ تحریر المجلہ، ج ۱، ص ۶۳-۱۰۹ ۲۔ تحریر المجلۃ، ج ۵، ص ۱۰۴-۱۰۸

۳۔ سابق ماخذ، ص ۱۱۹-۱۳۷

(جاری ہے)

کیا آپ کو معلوم ہے کہ: ☆ قانون شریعت ہی کا دوسرا نام فقہ اسلامی ہے ☆